U100964. 12-12-07

Title - TAUFEE SUKHAN

Creator - Kalb Ali Khan

Publisher - Taj Al Matabа (Rampur).

Date - 1296 H

Pages - 88.

Subjects - Urdu Shayari - Dawaween.

حقائق الانساب علمہ الانساب

للہ الحمد و المنہ کہ این نگارنامہ اہل فن مسمی بہ

در عہد ... جناب جلالت مآب نواب کلب علیخان صاحب بہادر فرزند دلپذیر دولت ...

[illegible]

بدار الریاست مصطفی آباد عرف [illegible] المفاسد و اشرور

در مطبع تاج المطابع [illegible] طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لازم ہی ذکر آئہ پہر ہو خدا
بندہ خدا خدا اسی پہنچتا ہی تا خدا

شافی اوسی کی ذات مقدس ہی و حکیم
وجہ شفا ہر ایک مرض کی دوا خدا

رحمت سی اوسکی پار ہی بیڑا جہان کا
کشتی جو ڈوبتی ہی وہ اوسکا ہی ناخدا

کہتا ہی خود کہ ہین رگِ گردن سی ہم قریب
کیونکر ہو اوس سی دور جو ہی مرد با خدا

کونسی جگہ ہی کہ اوسکی جگہ نہین
ہم ہین جدا خدا سی نہ ہمسی جدا خدا

دانتون نسی موتیون کی ہی تسبیح تیری پاس ۔ ہر وقت اے زبان کہا کر خدا خدا

نواب کیون نہ عفو کی امید ہو ہمین
شافع رسول حاکم روز جزا خدا

کیون دل مین مری ولولہ طوف حرم تھا ۔ گھر سے مرے تا بتخانہ بھی تو چار قدم تھا
ہنس ہنس کے مجھے چھیڑتی تھی ذکر عدو پر ۔ انداز تلطف مین بھی در پردہ ستم تھا
میری ہی مقدر مین جو لکھا غم فرقت ۔ اے کاتب تقدیر یہ کیا سہو قلم تھا
تھی ہجر کی شب بھی تو زمانے مین الٰہی ۔ کیا وصل کی دن ہی کی لیے ملک عدم تھا
احوال مصیبت مین بھلا خاک سناتا ۔ اوس حشر مین جو لمحۂ فرقت سے بھی کم تھا
ہو خاک مین آغشتہ در دیر پہ پڑا ہی ۔ وہ سر کہ جو سجدے کی لیے کعبے مین خم تھا

کیون جلوہ دکھایا نہ کسینی دمِ آخر
گو نزع کی حالت تھی پر آنکھون مین تو دم تھا

جو چاہتی تھی کبھی مین سب کہتی تھی لیکن
لب پر مری لبیک کی جا نامِ صنم تھا

اقرار وہ لیتی تھی کہ تم زہر نہ کھانا
کھانا مجھی اوس وقت قسم کا بھی تو غم تھا

کیون نعمتِ عیشِ ابدی اوسکو عطا کی
اللہ ازل ہی سی جو خو کردۂ غم تھا

حسرت نی قلم بھی تو اوٹھانی نہ دیا ہائی
نواب اسی منہ پر تمھین دعوائی قلم تھا

سنا ہی آج وہان قتل بیحساب ہوا
اگر یہ سچ ہی تو اوسکو بڑا ثواب ہوا

وہ نازنین جو دمِ وصل بی نقاب ہوا
تو کس مزی سی مجھی ہای اضطراب ہوا

کچھ ایسی لطف سی دی جان مینی فرقت مین
کہ موت کو بھی مری روح سی حجاب ہوا

عوض مین روزِ جزا ایک بھی جزا نہ ملی
شبِ فراقِ صنم کا عبث حساب ہوا

عجیب سیر دکھائینگی تمکو مقتل مین
جو زیرِ تیغ ہمین کچھ بھی اضطراب ہوا

سوال کرتی ہو ہر بات کا عبث اوس سی
جو بات بات مین سو بار لاجواب ہوا

ابھی تو ناز بہت ہی عدو کو طالع پر
مزہ چکھائینگی گر کوئی انقلاب ہوا

ہجومِ رشک سی محشر مین بھی جاونگا
گناہ عشق ہی گر غیر پر عذاب ہوا

تم اوسکی بزم مین جاتی تو ہو مگر نواب
کروگی کیا جو وہان دلکو اضطراب ہوا

عبث افسوس ہی اسکا ہوی ہین کیون یہان پیدا
ہی ہوتی مصیبت ہای ہم ہوتی جہان پیدا

کسی صورت چھپی تو شکل چرخ فتنہ گر یارب
دہوین سی آہ کی ہو جای سو آسمان پیدا

بنا کر شکل تیری صانع ایجاد کہتا تھا
کبھی ہوگا اسی سی فتنۂ آخر زمان پیدا

جو قدرت بت قسمین بھی وہ کھیلی تجھ سی ستمگر کو
نہیں ممکن نہ ہو منہ سی صدای الامان پیدا

پتا ملتا اثر کا گر کہین تجھ ڈہونڈہی بستی
کیا ہی کچھ نہین معلوم خالق ا

بہ مجبوری مگر ہم رہینگی عمر بھر تجھ سی
صفای دل سی ہونگی ورنہ ...را

شرف سر پھوڑنیکا پھر نہ ملتا تیری وحشی کو
اگر ہوتا نہ اس عالم مین تیرا آ

قضا نی بعد مدت کی کہا پہچان کر مجھکو
وہی ہی یہ ازل مین جو ہوا تھا نیم جان

شکایت غیر کرتا تو کبھی ظالم سیری نالونکی
کہ اپنی جان ہی کی ہی یہ طرز فغان پید

مری دلسوز آہونکا اوس صنم کو جب یقین آیا
کہ ہوتا سانس لینی مین بھی سینی سی دھوان پیدا

ادا ہوتا نہ حق نالہ و فریاد گر ہوتی
تمام اعضا مین میری غنچہ خوانو کی دہان پیدا

ذرا سا صبر بھی اللہ اس دلکو دیا ہوتا | کیا تھا تو نے دنیا مین اگر جو بتان پیدا

سوال کر

نکرنا دعوی مہر و وفا نواب اوس بت کو
کہین ایسا نہو ہو جای ذوق امتحان پیدا

اٹھ کے اب حسرت سی دامن تر ہونی لگا
وہ تو کیا غیروں کی دل مین بھی اثر ہونی لگا

ہجوم گریۂ آہ سے زیر و زبر ہونی لگا
تب کسیکی دلمین بھی کچھ کچھ اثر ہونی لگا

چارہ گر نے ساری تدبیرین تو کین دل کی لیی
کیا کریگا گر کبھی درد جگر ہونی لگا

شام کو وصلت مین مغرب کی سفیدی دیکھکر
مین بھی سمجھا کہ آغاز سحر ہونی لگا

آفرینش تو ہوئی میری عماسی سیہ دیکھ
دلمین اوسکی آہ دشمن سی اثر ہونی لگا

جان سی جاتی ہین تو قاصد ہماری جاتی ہین
ایسی باتون سی بھلا وہ کیون خبر ہونی لگا

اور سب کیا تمکو بھی بی زبانی ہو گئی ذکر میرا ہر جگہ اب اسقدر ہونی لگا
ضعف کی ہاتھوں سی نالوں پر قیامت آگئی ہای اوسکی دلمین جب کچھ کچھ اثر ہونی لگا

کوئی سمجھاتا بھلا نواب کو کیونکر کہ وہ
نام ہی کو تیری سنکر چشم تر ہونی لگا

چارہ گر کو مری عبث غم تھا دلکی زخموں کو ہاتہ مرہم تھا
حورین مرتی تھین شکلِ بسمل پہ تیری کشتی پر ایک عالم تھا
خلوتِ وصل نی نچھوڑا ہای رشک جو مدتون سی ہمدم تھا
منہ چھپایا دمِ وصال عبث دلکی لینی کو ناز کیا کم تھا
جی بہلتا ہی اب مصیبت مین ابتدای فراق مین غم تھا

وقت سی پہلی مرگیا تجہیر | یون تو مرنا مرا مسلّم تھا

طالبِ عیش کیون ہو اب تو آ
تیری دم سی تو لطفِ ماتم تھا

ردیف بای موحده

درد و غم باعثِ تسکینِ دلِ زار ہین اب | پہلی دشمن جنہین سمجھی تھی وہی یار ہین اب
بار تھا پہول اوٹھانا بھی نزاکت سی جنہین | وہی تلوار لیی قتل کو تیار ہین اب
عشق کی ہاتہون سی اول ہی جو ہوتی تھی غشی | میری احباب بھلا کیون مری غمخوار ہین اب
وصل کا وعدہ ہی مجہسی تو قیامت کی دن | اور دشمن سی ملاقات کی اقرار ہین اب
جب نہ ہوگا کوئی تب مان ہی گی گو کہنا | گو تمہین مصلحتاً سبکی رو انکار ہین اب

مرضِ عشق میں اتنا نہ ستاؤ کچھ ہو
ہم بھی دکھتی کوئی کہہ دینگی کہ ناچار ہیں اب

ہای جن نازسی دیوانہ کیا تھا مجھکو
پھر اوسی طرز سی وہ مائلِ رفتار ہیں اب

لیا او سیو جہ بھی الزام تم اسدم نواب
دم نہ مارو کہ وہ آمادہ آزار ہیں اب

ردیف بای فارسی

بزم میں آئینہ بنجائینگی ہم حیرت سی آپ
کیا عجب آغوش میں آجائیں اس صورت سی آپ

رشک ہوگا راحت اسکی حشر تک تڑپا کینگی
جسکو ملجائینگی تمہارات کو قسمت سی آپ

نامرادی ہی ہی مانی کی یہیان چھائی ہوئی
فاتحہ پڑہیی ذرا ہٹ کر مری تربت سی آپ

حسن سادہ کی بھی جلوی قتل کو کچھ کم نتھی
وصل کی شب کسلیی آئی ہین اس زینت سی آپ

١٠

ہیں کچھ آئینہ نہیں ہم جسمیں کچھ آہی گھٹے سر — دیکھتی ہیں مجھکو ناحق ہر گھڑی حیرت سی آپ

تا سحر بیخود رہوں گر دمیں یاں نہیں ڈالکر — پھر میں جاؤں گر نکل بھاگیں کسی حکمت سی آپ

پائینگے حضرت نواب بیشک عمر نوح

بچ گئی گر آج کی شب صدمۂ فرقت سی آپ

ردیف تای قرشت

ہوں تمسی غیر سی تو اشاری تمام رات — تڑپا کرو نمیں شک کی ماری تمام رات

آیا نظر نہ اختر بد غیر کا کبھی — ہر چند ہم گنا کیے تاری تمام رات

اوس صبح کو نہ اہل طرب تم برا کہو — جیتا رہا ہوں جسکی سہاری تمام رات

ہم صرف اک نگاہ میں جی سی گذر گئی — کیا ہو جو ہوں نصیب نظاری تمام رات

اتنا اثر تو رونی مین آیا کہ تا سحر
دیکھا کیی وہ منہ کو ہماری تمام رات

ہی عین وصال عدو سی حذر اگر
مشاطہ بال اونکی سنواری تمام رات

وہ میری گھر مین آی اب انکو کہان قرار
گردش ہی مین رہینگی ستاری تمام رات

تم خواب ناز مین ہو پر شوقِ دل سی ہم
صدقی ہوا کیی ہین تمہاری تمام رات

ارمان دل کی دل ہی مین نواب رہ گئی
گھونگھٹ اوٹھا نہ شرم کی ماری تمام رات

ردیف تای ہندی

روز کہتی ہین وہ مجھسی تری فریاد ہی جھوٹ
یہ اگر سچ ہی تو پھر اونکی بھی بیداد ہی جھوٹ

سب غلط تو ہی سہی فہم مین یالیکن
عشق عشاق بھی ای صانع ایجاد ہی جھوٹ

ملک گرتا تو نہ دیتا کبھی جانِ شیرین — کس طرح مانون بھلا دعوئ فرہاد ہی جھوٹ

راست گوئی ہو جو کچھ بھی تو ذرا ہو تسکین — دل مضطر کو مری خنجرِ جلاد ہی جھوٹ

جھوٹ وہ بولین تو پھر تم بھی نہ چوکو نواب
کچھ برا ہی کہو گر تم کو نہین یاد ہی جھوٹ

ردیف ثای مثلثہ

کیون وہ بگڑی ہین ہمسی کیا باعث — عمر گذری نہ کچھ کھلا باعث

یون بتائینگی وہ نہ وجہ ملال — باتون باتون مین پوچھنا باعث

دلربائی کی اور ہین اسباب — نہین تنہا یہی ادا باعث

پوچھتی ہین کہ مرتی ہو تم کیون — اب بتاؤ بتائین کیا باعث

آتین کیا کیا بلائین گر ہوتا — وصلِ جانان عذاب کا باعث

سب سی تاویلِ رنج کرتی تھی — مینی پوچھا تو کچھ نتھا باعث

ہم نہ سمجھی تھی یہ کہ ہوگا وصل — جسم و جانکی فراق کا باعث

مار ڈالا تمھاری رنجش نی — ورنہ ہین تمسی پوچھتا باعث

شرم آتی نہین ہے پوچھتی ہو — میری چاہت کی برملا باعث

پوچھتا ہے جو کوئی وجہ جفا — مجھسی کہتے ہین تو بتا باعث

تجکو میری قسم بتا مجکو — میری ثواب رنج کا باعث

ردیف جیم تازی

دیتا ہون تجھی صبح خدا کی مین قسم آج — وصلت کی ہی شب جا طرفِ ملکِ عدم آج

اقرارِ ملاقات یہ کل کس نے کیا تھا
جو موت کی آئی بھی نکلتا نہیں دم آج

تھمتا ہی وہ مہوش نہ ٹھہرتی ہی شبِ وصل
اے دیدۂ خونابہ فشان تو بھی نہ تھم آج

کیا ظلم ہی کیا قہر کہ جو کل تھی عدو پر
مجھ پر بھی ہین ایوا ہی لطف و کرم آج

کوتاہیِ شب خانۂ جانان مین جانا نہ
ہین وصل کی سامان وہان جاتی ہین ہم آج

اس ضعف کی آزار سی پھر دیکھیی کیا ہو
پھر لینی تیری کوچی مین بھی دو چار قدم آج

وعدی کیی گو حشر مین ملنی کی کسی نی
کیا بھیجی ہمکو تو جدائی کی ہین غم آج

آخر تو قیامت ہین تمہی کسکو کرینگی
پھر کاہیکو ڈہاہی کوئی طرزِ ستم آج

اندیشہ ہی باتون سی تمہاری ہین عجب آج
کل ہت کو بھی پوچھو گی جو ہی فکرِ صنم آج

ردیف جیم فارسی

ہجر مین اوسکی یہ ہرگز نالۂ شبگیر کھینچ
ہو سکی تو انتظارِ خوبیِ تقدیر کھینچ

دل مرا حاضر ہی کیون ہی الٹی کاغذ کی بلا
ای مصور اس ورق پر یار کی تصویر کھینچ

قید اونکی سکو ملتی ہی مگر یہ بھی ہے
ہر گھڑی کہتی ہین وہ دشمن سی تو زنجیر کھینچ

اضطرابِ دل کی پہلی فکر کر لی چارہ گر
پھر جو چاہی تو جگر سی میری اوسکا تیر کھینچ

ذبح کی دم شور ہی نواب سر پر غیر کی
تو بھی اگر وجد مین اک نعرۂ تکبیر کھینچ

ردیف حای حطی

ہمسی بچی گی فرقتِ جانان مین کسطرح
آفت رہیگی گردشِ دوران مین کسطرح

قبر رقیب پر بھی تو ایسی ہی پھول تھی
رکھون ہین انکو ہای گریبان مین کسطرح

روز فراق یار تو جون تون گذر گیا
اوٹھین گی یہ قلق شب ہجران ہین کسطرح

آہین تو چپکی چپکی بھی کھینچ سکتی ہین مگر
نالی چھپاؤن سینہ سوزان ہین کسطرح

دیوانی تیری گو نہین خلد برین ہین خوش
پر دیکھنا کہ جاتی ہین زندان ہین کسطرح

یون تو ہزارون مرگئی پر ہم بھی دیکھ لین
آتی ہی موت تو غم پنہان ہین کسطرح

کل تک قدم نہ رکھتی تھی جو فرش ناز پر
جاتی ہین آج گور غریبان ہین کسطرح

ای خندہ وصال ذرا رحم دیکھ تو
رو یا ہون پھوٹ پھوٹ کی ہجران ہین کسطرح

اپنی خیال مین بھی تو آتی نہین ہین ہم
نواب آئین جناب عالیہ مین کسطرح

ردیف خای معجمہ

سیب ذقن ثمر ہی تو گیسو ثمر کی شاخ
لب ہین اگر شکر تو گلا نیشکر کی شاخ

کوتاہی وصال ہی ثمر سبکو نخل تھی
گردون نی ایک اور لگا دی سحر کی شاخ

جاتی نہین ہی گر نہین کرتی ہی وجد تو
کیون جھومتی ہی باغ مین ایک اک شجر کی شاخ

یون دوڑتی ہین تیر پہ اوسکی دل و جگر
جیسی ہوا سی جاہی اودہر کو ادہر کی شاخ

سخت جگر کی بنتی ہین زنجیر رات دن
انکو بھی آپ سمجھی کسی جانور کی شاخ

آنکھین ملین جو پاؤن پہ اوس سحر حسن کی
دریا سی لگتی مری مژگان تر کی شاخ

نواب مضمون کو تواضع پسند ہی
جھک جاتی ہی جبھی شجر بارور کی شاخ

ردیف دال مہملہ

بچھائی دام کی جا زلف پر شکن صیاد
ذرا تو سوچ یہ ہین کونسی چلن صیاد

ذرا مین دیکھ لون حسرت سے ہمصفیرونکو
ابھی نہ کھینچ خدا کے لیے رسن صیاد

یہان بھی لطف گلستان کی ملگئی مجھکو
قفس مین یاد ہو پھر کسلیے وطن صیاد

بجھا نہ آتش دل کو کہ ایک مدت مین
بھڑک کی آج جلایا ہی تن بدن صیاد

ہین وہ نصیب ہمین کہ آجاؤن تیری ہوکی مین
مجھے بھی یاد ہین لاکھون ہی مکر و فن صیاد

کیا ہی ذبح جو کنج چمن مین تو ہرگز
شہید ناز کو دینا نہ تو کفن صیاد

کچھ اس مزے کی اسیری ہی ہمکو گلشن مین
نہ بھولین گی کبھی ہم خلد مین چمن صیاد

قرار و صبر بھی لوٹا ہی بعد اسیری کی
بنا ہی میرے لیے ہای راہزن صیاد

چہک چہک کی زبانیکو پہونکدون نواب
اگر بنای مجھی شمع انجمن صیاد

ردیف دال ہندی

دلسوز پر گھمنڈ نہ غمخوار پر گھمنڈ
ہمکو تو ہے فقط غم دلدار پر گھمنڈ

بس بس خدا کی واسطی اتنا نہ چھیڑیی
یہ بات کونسی ہی کہ انکار پر گھمنڈ

پتھرا گئیں جو نزع میں آنکھیں تو بولے او
تھا آپکو بھی دیدۂ خونبار پر گھمنڈ

یہ بھی نیا ستم ہے کہ اب بات بات میں
ہوتا ہی اونکو الفت اغیار پر گھمنڈ

نواب ایک زخم تو ہیں عشق کی نشان
وحشت میں کیوں نہو خلش خار پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سادہ دنیا ہین نہین میری قسم سی کاغذ
غیر کی لکھنی کو منگوا و عدم سی کاغذ

خط پہنچنی کی ہی تعجیل بہت ڈرتا ہون
چھوٹ جای نہین دست قلم سی کاغذ

عہد الفت کی رقم ہوتی ہین غیر سی تو وہ
آدمی بہیج کی منگواتی ہین ہم سی کاغذ

روح خط کا نہ کری ہای کہین استقبال
نامہ بر پہینکدی دو چار قدم سی کاغذ

جب قلم مینی اوٹھایا کہ لکھون خط تجھی
بھر گیا دم مین شکایات ستم سی کاغذ

نامہ جب غیر کو قاصد وہ رقم کرتا تھا
تو نی کیون لی نہ لیا دست صنم سی کاغذ

صلح کل تو نہین نواب تو پھر کیون ہر روز
آتی ہین پاس تری دیر و حرم سی کاغذ

ردیف رائے مہملہ

ضعفِ دل دونا ہوا ہی مجکو بیکل دیکھکر
تم بھی سلجھا نا ذرا زلفِ مسلسل دیکھکر

شکل تیری اور محشر کو کیا یاد آ گئی
پوچھتا ہی حال میرا سب سی اول دیکھکر

روح بھی نکلی اودہر سی تو مجھی یاد آگیا
وہ تڑپنی کا مزہ میدانِ مقتل دیکھکر

تیرہ روزی میں نہ لیتا تا حشر تک روزِ ازل
یہ فقط لی ہی تری آنکھوں میں کاجل دیکھکر

پیچ کچھ بھی تو نہ تھا تقدیر میں میری کہی
یہ بھی میں نی لیا اوس زلف کا بل دیکھکر

چھپ گیا تقدیر کا لکھا تو پھر کیا ہو گیا
کیوں بگڑتی ہو جبین پر میری صندل دیکھکر

کمسنی کی لذتیں کیا کیا مجھے یاد آ گئین
اوس پریوش کی گلیین آئی ہین کل دیکھکر

توبہ کی تھی میں نی واعظ تو پر ٹوٹی ہی ابھی
دستِ ساقی میں ادا سی ہی کی بوتل دیکھکر

میری آنکھون نی لگا دی زور رونی کی جھڑی
ہجر کی شب چرخ پر گھنگھور بادل دیکھ کر

آج وہ آئی ہین میری گھر مین پپی کی لئی
جو گئی تھی تیری محفل مین مجھی کل دیکھ کر

دست لاغر پہ تھین میرا جو سمجھائی کمر
ڈالی شانی پر اپنی آپ آنچل دیکھ کر

مختصر پیغام پر بگڑی ہین گو وہ نامہ بر
ہنس ہی دینگی پر مرا احوال مفصل دیکھ کر

کیا دیگا فتنہ رفتار اسی وہ بھلا
جو نہ گھبرایا تری محفل مین ہلچل دیکھ کر

مر کی ہمنی تو کیا سب ہجر کا قصہ تمام
وہ کہین کیا دیکھین اس تجری کی تفصیل دیکھ کر

دیکھ ای واعظ مکر نا آج تعریف بہشت
آئی ہین جوش جنون مین ہم بھی جنگل دیکھ کر

نالہ عشاق پر احسان ہی ثواب کا
آہ کی پہلی اوسی نی شکل مقتل دیکھ کر

آرزو ہی تہ خنجر بھی بسمل ہو کر
کاش یہ بھی مری پہلو مین ہی دل ہو کر

ایسی غمزونسی کہین خون مرا چھپتا ہے
منہ چھپاتی ہو عبث نازسی قاتل ہو کر

رات کا حال جو کچہ چھیڑ کی پوچھا مینے
منہ بنانی لگی وہ شرم سی قائل ہو کر

گردش چرخ پر افسوس کبھی آتا ہے
کہ رہی تری یاد انجمن نہ شامل ہو کر

تا ابد کیون نہ تڑپتی رہین ہم مقتل مین
حیف ممنون قضا ہون تری بسمل ہو کر

ہمتو قائل ہین تری آہنی کی ہمت کے
آنکہ تجہسی یہ لڑاتا ہے مقابل ہو کر

حسرت اوس عاشق مایوس کی ہی قابل دید
اوٹہ گیا ہو جو تری بزم مین شامل ہو کر

ہای کیا قہر ہے پوشیدہ ہین لبہو نہین
او بھری خمار تری بوسی کی قابل ہو کر

دہن یار نہین یہ جو عدم ہی مین رہے
کیا ہوا رنگ مری چہری سی زائل ہو کر

آگیا ساری کمالون مین ہماری نقصان — ہمتو سمجہا ہی بہت عشق مین کامل ہوکر

وہ ارادہ جو کری غیر کی گہر کا آ کر — زلفین پاؤن مین اولجہ جاتی ہین سلاسل ہوکر

نامہ بر کا نہ رہا نام بہی دنیا مین مگر — روز پہر آتی ہین ہم تا سر منزل ہوکر

نہوا فرقت جانان مین مرا کام تمام — رہ گئی ہای بلا آج بہی نازل ہوکر

کچہ عجب رنگ ہی وتیسی تمہاری لوات — بزم سی اوٹہتی ہو کیون رونق محفل ہوکر

ردیف رای ہندی

چہیڑ نشتر کی ہی گو پاؤن مین خار کی چہیڑ — بڑہ گئی ہی دل کو مری پر قدر یار کی چہیڑ

تیری تیغ دیکہ تو ہی سہل سی اک بات بلی — خاک مین مجہکو ملادی گی یہ ہر بار کی چہیڑ

ہای ہین مر گیا وصل مین جب اوسنی کہا
نیند آتی ہی حکایت کوئی اغیار کی چھیڑ

بزم اعدا مین ہین سامان خوشی کی لیکن
چپ نہ بیٹھی شتر کی ہی دل کو مری تار کی چھیڑ

منع کرتا ہی مجھی ہای تری چاہت سی
دیکھ تو مجھسی یہ ناحق مری غمخوار کی چھیڑ

کہتی ہین جہوٹ کہ تو کاہی سراپا مین آگ
یہ بھی طرار کی ہی شمع مین اغیار کی چھیڑ

ہوگئی خاک مگر اوسکو ابھی تک ہی وہ تاب
ہی وہی رنجش بیجا وہی یار کی چھیڑ

ردیف زای معجمہ

نہین آتی ہین ادھر کبھی انداز ہنوز
اور ادھر ہین وہی ظلم اور وہی ناز ہنوز

قدر کیا وفا کی تجھکو کہ تری گلشن مین
خندہ گل کی بھی پہونچی نہین آواز ہنوز

بدگمان کیون ہی رقیبونسی تبا خیر تو ہی
نہین نکلی ہین مری دل سی ابہی راز ہنوز

مرگئی سیکڑون زن نہوا کوئی بگمی
وہی مشہور ہین اون ہونٹھونکی اعجاز ہنوز

پہنچی بلبلِ سدرہ کی بہی سن آیا ہون
پہر بہی باقی ہی مجھی حسرت پرواز ہنوز

وہ تو آئی ہین تماشی کو مری ماتم مین
کیون عبث روتی ہین ٹہری ہی مسافر ہنوز

ناز کاشانۂ آباد پہ تہا اسکی اب
نہین دیکھا ہی کفی خانہ برانداز ہنوز

ردیف سین مہملہ

افسوس بیٹھین غیر تو زانو دبا کی پاس
ہمسی یہ ضد کہ ہم کبہی بیٹھکین نہ اونکی پاس

مجھسی ستم ظریفی اغیار دیکہنا
ہنگام رنج اوسکو ہنسایا ہی لاکی پاس

ناکامیان ہماری بھی پہنچین گی عرش تک
آیا اثر کبھی جو کسی کی دعا کی پاس

کس بات کی امید مین دیجا کوئی ہائی
جز جور اور کیا ہی کسی بیوفا کی پاس

گر زندگی ہین دو ہین عاشق تو کیا ہوا
مر کر پہنچ ہی جائینگی آخر خدا کی پاس

بلبل کی نالی کون سنی گا کہ آج کچھ
محفل مین شمع کہی ہی اونسی منگا کی پاس

اسوقت تو نصیب ہو دشمن کو بیخودی
آئی ہین نارسی وہ بہت شرم کہا کی پاس

چوٹی کی بو تو بینی ہی سب مین غش سونگہ لی
باقی رہا ہی خاک چمن مین صبا کی پاس

معلوم ہی مجھی کو وہ ثواب کیا کہون
جاتا ہون جس امید سی اپنی خدا کی پاس

ردیف شین معجمہ

نہین کچہ مری ہی زمانی کی خواہش
کہ تمکو رہی آزمانی کی خواہش

مجھی کو تو وحشی بناناادا ہی
مجھی سی ہی پہر رم مین آنیکی خواہش

نہوتی کسیکو تو جہگڑا نہوتا
ستمگارون سی دل لگانی کی خواہش

نہ بیٹھینگی ہم چین سی ایک دم بہی
جو تمکو ہی وحشی بنانی کی خواہش

چہپی ہین وہ مجہسی تو نواب شاید
ہوئی ہوگی پہر دل مین آنیکی خواہش

ردیف صاد مہملہ

روبرو ہر کس وناکس کی یہ فریاد ہی خاص
کہ تری لطف وکرم عام ہین بیداد ہی خاص

عید رہتی ہی جو قربانی عشاق کی بعد
وہی سفاک ہی جسکا کہ یہ ایجاد ہی خاص

اپنی چاہت کی ہین سو رنگ نہین ہی خیال | عشق شیرین کی لیئی نالۂ فرہاد ہی خاص
سعی مشاطہ کی پروا نہین اصلا تجکو | تیری ہر عضو مین اک حسن خداداد ہی خاص

سب تو ہین مورد الطاف فقط ای نواب
ایک میری ہی لیئی خنجر جلاد ہی خاص

ردیف ضاد معجمہ

پہلی تھا صرف اک ہستی نامہ بر پر اعتراض | ابتو ہوتی ہین ہزارون ہر خبر پر اعتراض
طعنہ زن ہوتی ہین ناحق آپ میری ضعف پر | کیجیی پہلی ذرا اپنی کمر پر اعتراض
ای شب محشر نہ اترا جا یہان سی دور ہو | یاد ہین مجکو بہت تیری سحر پر اعتراض
قابل تحسین ہی گو آفاق مین ماتم مرا | پر وہان ہوتی ہین میری نوحہ گر پر اعتراض

۳۰

اب وہی رہتی ہین منہ پر اپنی ڈہر کر آستین | جو کیا کرتی تھی میری چشم پر اعتراض

یہ نہین وہ لعل جسکو کہہ سکو اچھا برا | ہم تو جب جانین کرو لخت جگر پر اعتراض

ہی خدا ہی کو دعا وصل بتان کی ناشکیب | لوگ ناحق کرتی ہین نواب اثر پر اعتراض

ردیف طای مہملہ

آج بدلی بیقراری کی بڑی مشکل سی شرط | تم ہی دل کی ہو اگر ہم ہار جائین کسی سی شرط

کس طرح جیتا رہی بیموت شب ایسی | ہو چکی ہو روز اول ہی یہی بسمل سی شرط

پہونک دینگی آہ سوزان سی لوٹکو وقت عشق | تمتو کیا ہمنی لگائی ہی یہی محفل سی شرط

بوسہ لیکر تا عدم پہر دیکہنا پہر کرنا تو | دیتی ہین انعام جب کرتی ہین سائل سی شرط

مرکی بازی لگیگی الفت کی تو نواب کہا
دیکھا جیتین گی جیتی جی ہم اوس قاتل سی شرط

ردیف ظای معجمہ

پہلی تو بڑی ہوتی تھی تحریر کی الفاظ
تقریر مین بھی اب نہین توقیر کی الفاظ

تقدیر بد گر کہ بڑی فکر سی بنتی
لکھی ہین خط شوق مین تاثیر کی الفاظ

دیکھین مری آوارگی بخت تو ہو جائین
معنی سے جدا دفتر تقدیر کی الفاظ

مضمون غایت کی سزاوار تو ہین اور
پر میری لیی خاص ہین تحقیر کی الفاظ

ابکی لکھو اس ڈھب سے اوسی نامہ کہ نواب
جادو کی جو معنی ہون تو تسخیر کی الفاظ

ردیف عین مہملہ

مجھکو دیتی ہین عبث آنیسی اوسکی اطلاع
ہو چکی ہی اضطراب دل سی پہلی اطلاع

کیا ازل مین سیر ہوتی گر کہین ہوتی مجھی
پیش حق ناکامی بخت زبون سی اطلاع

بی خبر موت آگئی فرقت مین اسکا کیا گلہ
جانتی اول سی ہم تو تمکو دیتی اطلاع

روک لیتی ہین یہ کہکر مجھکو دربان اوسکی ہای
باریابی ہوگی سمجھی پہلی ہو لی اطلاع

کیون نہ آئی موت جسدم رُک کر مجھکو گیا
بی تامل مدعی کہیگے ہین تری بی اطلاع

گر نہین در پر کوئی تو جان شیرین بڑھ کی تو
مقدم نواب کی اوسکو ذرا دی اطلاع

ردیف غین معجمہ

ہی یہ وہ داغ جسکو جو دیکھی فضای باغ
داغِ الم ہین سینی پر اپنی بجای باغ

کس کا خرام ناز چمن مین آگیا کہ آج
مستانہ جھومتی ہی روش پر ہوای باغ

سیر بہار دیکھون نہ کیون مین جگر کہ ...
سرسبز ہو گئی ہی مری گلکو صبای باغ

وہ گلبدن چمن مین اگر آئی ناز سی
کیونکر نہ عندلیب ہو ہر دم فدای باغ

بلبل ہون شیدا ان جوانان باغ کا مین
دیکھون نہ خواب مین تاثیر کی الفاظ

گلچین کی طرح شوق ہی گل کا
سب مری نظر مین تقدیر کی الفاظ

کس شوق سی جلد مین مری گل کی دو نیا
طاؤس وار ہوتی جو نواب پای باغ

ردیف فا

مائل ہوئی ہی طبع جو آزار کیطرف ہین خوش ہون جاؤ شوق سی اغیار کیطرف

رو رو کی ہمنشو کہتی ہین اپنی مصیبتین ہنس ہنس کی دیکھتی ہین وہ دیوار کیطرف

رنجش ہوئی ہی غیر سی اپکا اس گھڑی ہو جای حق بھی میری ستمگار کیطرف

فرصت ملی نہ دیکھی اک دم کبھی ادھر ہم کس شوق سی وہ دیکھتی دلدار کیطرف

روک لیتی ہین لحاظ نہ اللہ بھی سنی گر دیکھتی نہ دیکھی گنہگار کیطرف

کیون نہ آئی موت کا دیپا کی پڑ جای بیکرا بیٹھین گی ہم بھی ہم بزم ہین اغیار کیطرف

جسوقت دیکھتی ہین مجھی دیکھ لیتی ہین ناحق بھی اک ادا سی وہ دو چار کیطرف

بھر دی اوسی کی دل مین خدا نے مصیبتین جاتی ہین آج وہ مری غمخوار کیطرف

نواب یون ہی داور محشر کو دیکھنا

دیکھا ہی جیسی پاس سی اغیار کی طرف

ردیف قاف

فاتحہ کو ہمرہ غیر اوسکو لی آتی ہی رفیق
ہای میری قبر سی بھی کچہ نہ شرمائی رفیق

شورش دل کی بھی پھر تدبیر کچہ ہو جائیگی
پہلی اس جیب دریں کو تو سلوائی رفیق

تم اشاری کرتی ہو ناحق کہ سمجھا دو اسی
ہین سمجہ ہی جاؤنگا پر ہمکو سمجھائی رفیق

میری گھر مین تو مصیبت پر مری افسوس ہی
تیری در پر مجکو لیجا کر نہ پچتائی رفیق

پڑہتی ہین یسین در وا ریسی مجکو دیکہ کر
خوب غمخواری کو میری اس گھڑی آئی رفیق

آج کیون بیٹھی ہین یارب شام سی در پر مری
سب عزیز و اقربا غمخوار ہمسائی رفیق

مانع دیدار جانان ہو یہ ہو سکتا نہین
کیسی باتین ہین یہ پہلی منہ تو لائی رفیق

وحشتِ دل ہی سلامت تو نہیں امیدِ رفو | چاک دامن کو مری کر لاکھ سلوائی رفیق

رحم کی قابل ہی یہ نواب تیری بیکسی
مدعی بھی دیکھ لی تجکو تو بنجائی رفیق

ردیف کاف عربی

کہتی ہو آج تم نہیں بچنی کی شام تک | بھولی ہو اپنی چالونمین طرزِ خرام تک

یارب شب فراق بسر ہوگی کسطرح | دیکھی نہیں ہی ہمنی تو فرقت کی شام تک

اعدا کی جور دیکھکی احباب مرگئے | لینی نپای ہای مرا انتقام تک

قاصد کی آگی رشک سی خاموش رہ گیا | آیا زبان پر نہ کسیکا بھی نام تک

کسکا جنازہ رشک سی یہان بھاگ جائیگا | ٹھہری رہینگی وہ جو کبھی اذن عام تک

۴۰

شکوہ نہ سننی کی ہی تغافل سی بھی وہان
اٹکا ہی دم بھی یان گلہ ناتمام تک

کیا خاک نکلی شکل ملاقات کی بھلا
اب تو ہی اونسی ترک سلام و پیام تک

واعظ تر اسلام بھی کہدینگی حور سی
جا نکلی گر کبھی تری دار السلام تک

ائی وہ کسطرح سر بالین جو بار سی
رویا ہین بھی پھرا نہو دو چار گام تک

ہمدم غم فراق کی ہاتہو نسی ہم اگر
تا صبح بچگئی تو بچینگی نہ شام تک

ملک عدم مین چین سی پہنچینگی کس طرح
حسرت رہی گی یون ہی جو روز قیام تک

نواب بخت بد مین کہان پختہ کاریان
چھوڑا نھین ہی یاس نی سودای خام تک

ردیف کاف فارسی

پہلی اپنی دل کو تھی کیسی محبت کی اُمنگ
رہ گئی حسرت ہی حسرت اب نہیں کوئی اُمنگ

جانتی ہین ہمتو ہر خواہش کو بدتر موت سی
ہونگی ایسی بھی جنہین ہر بات کی ہوگی اُمنگ

ہونٹ بھی ہلنی نپای اسکی رعب حسن سی
درد دل کہنی کی ہمکو ہای کیا کیا تھی اُمنگ

مدعی کو آرزوی وصل جانان ہی مگر
دو ہی باتون مین دھری رہجای گی ساری اُمنگ

دل لگا لینی کو ای نواب تم سمجھی ہو سہل
ہوش مین بھی آو دیکھو یہ نہین اچھی اُمنگ

ردیف لام

جان آنکھون مین ہی کرنا نہ کنارا قاتل
کوئی دم اور بھی ہو جای نظارا قاتل

نہ اوٹھا تیغ کہ ہاتھون کو اذیت ہوگی
قتل کی واسطی کافی ہی اشارا قاتل

پی خونریزی عالم ہی کمر تیری ہان — اب عدم مین بھی نہین ہای گذارا قاتل
ذبح ہونیکی تمنا مین کرون خاک تو کیا — پھر بھی تکلیف کری تو جو گوارا قاتل
سخت جانی نی بہت تنگ کیا ہی دلکو — اب نہین تیری سوا کوئی سہارا قاتل
پوچھ لیتی ہین گنہگار کی حسرت دم قتل — سن لی کچھ میری تمنا بھی خدارا قاتل
یاس سی مرگئی بیموت ہزارون عاشق — تو کرا اس تپش قتل سی سدھارا قاتل
اس سی ایذا ہی وہ ایذا سی چھڑا دینا ہی — لاکھ دلسی ہی مجھی اسلیی پیارا قاتل
تو نی ہمسی بھی وفادار کہین دیکھی ہین — بیگنہ قتل ہوی دم بھی نہ مارا قاتل
خنجر یار مبارک ہو وہان اعدا کو — ناز معشوق یہان تیغ ہی ہمارا قاتل

نو عروسانہ جو ہی بزم نشین ای افق

ہمنی پہچان لیا ہی وہ تمہارا قاتل

ردیف میم

کیون ڈرین طولِ شبِ فرقت سی ہم
دل لگا لین گی ہر اک آفت سی ہم

تم بھی تو دیکھو کہ اک مدت سی ہائی
دیکھتی ہین تمکو کس حسرت سی ہم

ہی بھلائی بخت دشمن ہین تبھی ہم
کیون نکالین شکل بدقسمت سی ہم

قدر تمکو کچھ نہین اسکی مگر
ہوگئی مشہور اسی وحشت سی ہم

آئینہ وہ دیکھتی ہین دیکھیے
آپ مین آتی ہین کس صورت سی ہم

ایسی وحشت تھی کہ روز حشر بھی
خاک اوڑاتی ہی اوٹھی تربت سی ہم

حسن اوسکا کام اپنا کر گیا
دیکھتی ہی رہ گئی حیرت سی ہم

اودہی عالم مین جا ای شور محشر — قبر مین سوتی ہین کس راحت سی ہم

تمسی فرمانا یون پہنسین نواب حیف
ایکدن پوچہینگی یہ حضرت سی ہم

ہٹ شب وصل کیا کرتی ہو جس ناز سی تم
اتنو جاو کبہی دل مین بہی وس انداز سی تم

قتل کر ڈالی گی پہر نرگس جادو مجہکو
ذبح کر دو گی اگر ہونٹہو نکی اعجاز سی تم

پیش دشمن مری ویسی ہوی چشم پر آب
آج تو کچہ نظر آئی مری ہمراز سی تم

جسطرح غیر کی گہر جاتی ہو شہر یاری
کاش آتی مری دلمین اسی انداز سی تم

نہین تاثیر نہ نالونمین میری لیکن
بہنسکر یار اٹہو گی کبہی نہ مری آواز سی تم

آج پہر جاتی ہو تم اسکی گلیمین

کل تو آئی تھی وہاں سی عجب اعزاز سی تم

ردیف نون

لیجلی مجکو غمگسار کہان
ہین کہان اور کوئی یار کہان

چبھ کی تلوی مین دل تک آئی ہی
بڑہ کی پہنچی ہی نوک خار کہان

قتل اعدا کی بعد خجلت ہی
ہوتی ہو ہاتھ شرمسار کہان

چار دن اور دیکہ لی بلبل
پھر یہ آرایش بہار کہان

میری دلسی چھپا کی رکہا ہی
ای فلک تو نے اختیار کہان

تندخو ہی وہ نامہ بر نانا
پر یہان تاب انتظار کہان

واعظا اچھی ہین شاہدان بہشت
لیکن ایسی ستم شعار کہان

کوچۂ غیر اور ہین بس مرگ | ڈھونڈھتی ہین مرا مزار کہان

آرزوی مشاطگی نواب
تم کہان اور زلف یار کہان

روٹھی ہین بگڑی ہین منہ پھیری ہین جھنجلائی ہین | بعد مدت کی اس انداز سی وہ آئی ہین
کچھ جتائی جو محبت تو وہ بولی کیا خوب | آپ بھی چاہ کی مجکو بہت اترائی ہین
ہای مین مر نہ گیا جب یہ سنا قاتل نی | لاشی غیرونکی بڑی دہوم سی اٹھوائی ہین
کچھ عجب بانکپن ان گیسوونکی ہین ظالم | دل ربائی کی لیی پھر بھی تو بل کہائی ہین
غیر کی آگی ذرا جھوٹ ہی کہدی قاصد | فقری کچھ اور بھی اوس شوخ نی فرمائی ہین
اپنی نادانیون پر ناصح نادان ہنس تو | وہی دانا ہین جو اوس بزم مین گہبرائی ہین

اچکی تھی مری آغوش مین ای وای نصیب
غیر کو دیکھ کی کسوقت وہ شرمائی ہین

بوسہ کسنی یہ لیی رات کو گستاخی سی
پہول ایسی تری چوٹی کی جو کُمہلائی ہین

خون سی اپنی لکہین نامہ کہ ممتاز رہی
سنتی ہین غیر نی بھی خط اوسی بھجوائی ہین

دسی الجہین گی ابھی دیکہتی ہی مشاطہ
تو نی بال اوسکی عبث صبح کو سلجہائی ہین

خواہشِ زیست ہی غیرونکو ادہر اودہر
اونی دس پانچ کفن آج بھی سلوائی ہین

ہمکو امیدِ تاسف ہی عبث ای نواب
قتل کرکی کہین سفاک بھی پچتائی ہین

بلائین اونکی ملک صبح و شام لیتی ہین
بلائین تیری جو وقتِ خرام لیتی ہین

جگہ سوای عدم اب نہین ہی توسکو
کہ میکشی کو وہ ہاتہون مین جام لیتی ہین

نہ کہوں دلسی عزیزان لبونکو ہین کیونکہ
کہ مرتی دم بھی یہ تیرا ہی نام لیتی ہین

حسین ہوتی نہ دنیا مین تو نہ مرتی ہم
عبث رقیب سی سب انتقام لیتی ہین

ہزارون مرغ چمن نغمہ خوان ہین پر صیاد
مجھی کو دیکھ کی ہاتھون مین دام لیتی ہین

پکارنا مجھی محشر مین یون ہی تو یاز
کہ وہ بھی پیار سی آدہا ہی نام لیتی ہین

شب فراق یہ کیا سوجھی ہی فرشتونکو
کہ آسمان کو گردش سی تہام لیتی ہین

عذاب ہو کہ ثواب ہمین خبر کچھ ہو
تمہاری ہاتہ سی ہم ابتو جام لیتی ہین

قیامت آئی سنا ہی کہ حشر مین آفتاب
جزای عشق مین دار السلام لیتی ہین

جائینگی مقتل مین ہم جانفشانی ایکدن
بہول جانا ہمکو تو ہی سخت جانی ایکدن

اے خضر نازان نہو نا ہمکو بھی ملجائیگی
مرتے مرتے یون ہی عمر جاودانی ایکدن

اوسکو بھی اللہ کیا کیا ناز ہوگا عمر بھر
جسکی سن لیہوگی تو نے نوحہ خوانی ایکدن

ایک ہی شب مین توانا مجکو کردینا ہے شوق
چین لینے دیتی ہے کر ناتوانی ایکدن

وہم ایسی ہی سندہی ہین گر عشق مین تو خیر کیا
پہنچیگی اللہ تک یہ بدگمانی ایکدن

وصل مین پیدا ہوا کیا اونکی تنگی دل کی
رہگئی مہمان سینہ مین جوانی ایکدن

خیر ہی اتبک تو لیکن رنگ لائیگی ضرور
رفتہ رفتہ یہ تمہاری بدزبانی ایکدن

تنگ آکر جائیگی سوی عدم مشکل کہین
موت کی ہاتہ سی میری زندگانی ایکدن

دل لگا بیٹھی ہین تمسی یہ نہ سمجھی ہم کہ ہای
آئیگی سر پہ بلای ناگہانی ایکدن

غمزۂ قاتل ستانی پہ جو آمادہ ہی یون
بی نشان ہو جائیگی نام و نشانی ایکدن

حالِ غم مجھسی تو ای نواب برسون کہہ چکی
اونکو بھی چل کر سنادو یہ کہانی ایکدن

روز اول ہی کیا موردِ بیداد ہمین | خوش نہ آئی یہ ادا صانعِ ایجاد ہمین
جس ستمگر کی لیی سب سی بھلایا سب کچھ | بھول کر بھی نکیا اوسنی کبھی یاد ہمین
ہنستی ہین ہمتو رقیبونکی جلانیکی لیی | طرفہ تر یہ ہی کہ وہ جانتی ہین شاد ہمین
ہم جو بچ رہتی مصیبت سی تو کیا ہو جاتا | کیون کیا چرخِ جفا پیشہ نی برباد ہمین
تا نہو دعویِ خون روزِ قیامت ہمکو | قتل کرتا ہی اداؤنسی وہ جلاد ہمین
خوگرِ عیشِ اسیری ہوئی ہین مدت مین | ابتو آزاد نکر ای ستم ایجاد ہمین
دیکھکر بزمِ عزا بعد مری کہتی ہین | نظر آتا ہی یہ گھر آج کچھ آباد ہمین

دام مین آئی هین کیا جانیی کس ذوق سی هم
که بهت دیکهه کی شرمنده هی صیاد همین

نه سبب پوچه ستم کا بخدا ای نواب
وسی مرغوب هی ظالم تری فریاد همین

گهر بیٹهی آه کچه بهی امید اثر نهین
جا اوسکی دل پی تک جو فلک پر گذر نهین

دنیا مین انکو کوئی بهی ایسا بشر نهین
جو تیری غم مین هاته سی تهامی جگر نهین

نسبت شب فراق سی روز جزا کو کیا
اوسکی تو شام هی مگر اسکی سحر نهین

تهمت لگاؤن کسکو مین آشوب دهر کی
تیری سوا تو کوئی یهان فتنه گر نهین

قاصد کو آتی دیکهکی شادی سی مر گئی
اس سی زیاده اور همین کچه خبر نهین

ناقص هین ساری باتین هماری هین سبهی
کیا چاهنا بهی آپ کو کوئی هنر نهین

ذکر فراق سی مری شرماتی ہو عبث
زائد یہ وصل غیر سی تو مشتہر نہین

انصاف تو ہی کر کہ بھلا ہین ایک سی
کبتک یہ جھوٹ بولون کہ وہ انکے گھر نہین

شوق وصال یار سی خوش کیون نہون کہ آج
اصرار ہی ادھر بھی ہی جتنی اودھر نہین

ہر وقت روتی ہی رہین اسمین ہمکو لطف ہی
فرصت غم فراق سی دلکو اگر نہین

ہی کیا سمجھ کی طعن مری جسم زار پہ
تم بھی تو دل مین سوچو تمہاری کمر نہین

خوش ہوتی ہو رقیب کی فریاد سی عبث
آہین بھی سنتی ہو وہ کہ جنمین اثر نہین

نواب اوسکو روز جزا سی ڈراتی ہین
جس بت کے دلمین ہائی خدا کا بھی ڈر نہین

جبین گڑی ہی پہ تیری اتنی جوش و حشت مین
کہ اب باقی نہین ہی حرف تک بھی لوح قسمت مین

کیا ہی مبتلا کیون ہمکو رنج روز فرقت قسمتین
سرور وصل بھی تو ہی الٰہی کی قدرتین

تمنای وصال حسرت دل شوق بیتابی
ہوا ہی فن کیا کچہ ساتہ میری نزہتین

کسیکو لذتین اس عشقبازی مین ملی ہونگی
محبت کر کی ہمتو پڑ گئی ہین اب آفتین

ہجوم آہ مین بھی ولسی ہی وہ نگار قبیح نکو
خلل ڈالا ہی اپنی وسن پی کی خواب راحتین

گریبان چاک ہوگا ہاتہ مین دامن کسی بت کا
تجھی زاہد یہ شکل اپنی دکھائینگی قیامتین

نہ دینا دل کسیکو حشر تک کیسا ہی جی چاہے
بھر اٹھا بس بھی مضمون یہی ہر وقت صحبتین

تلافی ہو تو دفتر کہو لدون شکوونکی ای ناصح
وہان تو اک مزہ ملتا ہی ظالم کو شکایتین

عبث ہم کیا نواب ذکر اوسکی محفل کو
تھی کمبخت کیا صحبت عزا کی ساری خلقتین

ردیف واو

زمانہ بھر تو محو عیش و مستِ بادہ خواری ہو
جسی کوئی نہ پوچھی ہای وہ قسمت ہماری ہو

وفا کی ذکر سی ہوتا ہی صدمہ تمکو جو تو
مجھی اتنی جفاؤنسی نہ کیونکر بیقراری ہو

نہیں معلوم اسکی مصلحت کچھ بھی ہمیں یارب
کہ ایسی سنگدل کی شکل ایسی پیاری پیاری ہو

نہ کہنا نامۂ اعمال مین شکرِ جفا بھی
کہین ایسا نہو اس سی بھی اوسکو شرمساری ہو

رہون عشق خدا مین بھی مین غمگین تا ابد ظالم
تری دلمین اگر کچھ بھی خیالِ غمگساری ہو

بھلا وہ درد کیونکر قابل اظہار ہو ناصح
کہ اپنی جان سی بھی دلکو جسکی رازداری ہو

سہی گا کون ٹہر کا ہجر کا گیون ہی آوگی
جبھی آنا سرِ بالین کہ وقتِ دمشماری ہو

مین سینہ پیٹتا ہون تو وہین دی نشتر اس گلزن
مزہ جب ہی کہ دلسی بھی کچھ کچھ خون جاری ہو

سر محفل گلی ہین آج ای نواب جاتی ہین
کہ اوسکی روبرو بھی گل کی صورت تمہاری ہین

پیکان یار غیر کی پہلو نشین نہو
دلمین نہو جو میری تو یارب کہین نہو

باندہی ہی ٹکٹکی نظر شوق نی یہان
اونکو ہی شک کہ یہ نگہ واپسین نہو

وہ کہتی ہین کہ حسن ہمارا ہی بی نیاز
پروا انہین کسیکی محبت نہین نہو

الفت ہی مجہسی غیر سی نفرت بہی سہی
اتنا نہ بولو جہوٹ کہ دل کو یقین نہو

دنیا مین جنس مہر و وفا ڈہونڈہتی ہو کیا
دیکہو تو میری دل مین بہی شاید کہین نہو

کیا جانی لطف رونی رولانی کی وہ بہلا
جس آنکہ پر ازل سی کبہی آستین نہو

ہر بار پر تمہاری یہی فکر تہی مجہی
تمکو کہین رقیب نی دیکہا یہین نہو

سیلاب اشک سی مری پہ جای خاک غیر
ایسی کو تو نصیب کوئی سرزمین نہو

شاہد پرست یون تو نہ اینگی ای خدا
جبتک کہ تیری گھر مین کہین نازنین نہو

آجای شاید اپنی بھی ڈھب پر یہ ظلم دوست
کیونکر کہین گردش چرخ برین نہو

لب ہل رہی ہین غیر کی تواب وقت قبل
کمبخت بڑھ کی سن تو کہین آفرین نہو

تجکو میری قسم نہ رو مجکو
روز مرجانی کی ہی خو مجکو

مرگیا مین تمہاری الفت مین
اب جو چاہو وہ تم کہو مجکو

کچھ تو ہی جو عدو سی بگڑی ہو
رشک کیونکر بھلا نہو مجکو

پھر تسکین زبان ہی دیدو
بوسی پھر چاہو دو نہ دو مجکو

بت بنی بیٹھے ہین وہ بزم مین آج
طعنی دیتی تھے رات جو مجکو

کیا کرون ای مسیح سوچو تو
مرض عشق گر نہو مجکو

جسکو نفرت ہی میری صورت سے
سامنی اوسکی لیچلو مجکو

اک نہ اک دن سمجھ ہی جاینگی
کہتی ہین اب برا وہ گو مجکو

ہای تمتو ملو رقیبون سے
اور پھر رشک بھی نہو مجکو

دیکھی سے ہی بنی حسرت لو آب
دوستو دوڑو تھام لو مجکو

نعش پر تم جو آتی دم بھر کو
سجدی سب کرتی میری اختر کو

دیکھکر رنگ دین تر کو
روتی دیکھا ہی مینی اکثر کو

کبھی جاتا ہون مین خبر کو کوئی میری بت ستمگر کو
ہم بھی ضد سی گلی لگائینگی دم بسمل تمہاری خنجر کو
نامہ بھیجا ہی ہو عطا یارب عمر عیسے مری پیمبر کو
دیت خون ہی بس بھی کافی میری لاشے پر آؤ دم بھر کو
اوسکو تو کوئی کچھ نہین کہتا سب برا کہتی ہین مقدر کو
خون دل اس گھڑی کم ہو نا دیکھتی ہین وہ میری بستر کو
یاں ہی جب نہو تو ای واعظ کیا کرین لیکی تیری کوثر کو
ہم پرستی ہی رہ گئی ساقی دور مین تیری دور ساغر کو

سبکو سب کچھ ملا مگر نواب

پیٹتے ہی رہے مقدر کو

دل ہے آمادہ جانفشانی کو
کیا کرون ہای سخت جانی کو

ڈہونڈہتا ہون عدم مین ضد سی تری
ایک مدت سی تیری ثانی کو

حال میرا وہ اس کی کہتی ہین
مرحبا تیری خوش بیانی کو

حکم توبہ سے پیشتر واعظ
دیکہ لیتا مری جوانی کو

انتظارِ وصال مین کبتک
موت سی مانگون زندگانی کو

قصہ کوتاہ بہول جانا پہر
ابتو سن لو مری کہانی کو

رشک بن کر دلِ رقیب مین ہم
آئین گی تیری پاسبانی کو

حشر تک تو بہلا سنی جاو
مختصر سے مری کہانی کو

عشق ہی بد بلا مگر نواب
کیا کری کوئی ناگہانی کو

کسی کی شوق مین جب دل کو انتظار نہو — تو حشر تک اوسی یارب کہین قرار نہو

عذاب حشر سی ڈرتا نہین ہون مین لیکن — یہی ہی خوف کہ وہ بھی فراق یار نہو

خدا سی داد مین چاہون اگر تو کس کو — بتا تو جب تری بیداد کا شمار نہو

ہزار لطف سی پالا ہی مینی جس دلکو — ستم ہی وہ تری فرقت مین بیقرار نہو

مزہ ہی غیر کو دو تم تو مژدۂ وصلت — ہزار مرتبہ اور اوسکو اعتبار نہو

وہ کیونکر آئی بھلا پھر ہماری قابو مین — یہان جب اپنی ہی دل پر کچھ اختیار نہو

نہ لین وہ خون کسی بیگناہ کا سر پر — کہین غرور نزاکت سی یہ بھی بار نہو

کسیکو محو دعا دیکھتا ہون تو مجھکو
یہ فکر ہوتی ہی تیرا امیدوار نہو

بلا سی گر نہین روز وصال دنیا مین
شب فراق تو اللہ بار بار نہو

شہید جور و جفا کو اسی سی ہی تسکین
غضب ہی ہو تری در پر اگر مزار نہو

نہ بگڑو رشک عدو پر یہ دلمین سوچو تو
نہو جو چاہ تو پھر کچہ بھی ناگوار نہو

کبھی بدی ہی رقیبونسی صاف ہم کہدین
جو ذکر غیر پہ اکی وہ شرمسار نہو

نہ منع کر مجھی رونیسی اپنی محفل مین
وہ بزم کیا ہی جہان گرئی اشکبار نہو

چلی ہین غیر سی لڑنیکو آج ای نواب
نہ آئینگی کبھی جبتک کہ وار پار نہو

کیون بنایا خدا نی کو
ہمین کافی تھی رنج اٹھانی کو

ہمتو رو بیٹھی اپنی جان کو ہای
مرحبا اون کی مسکرانی کو

کچھ تسلی بھی ہوگی رنج کی ساتھ
نارسی آئی ستانی کو

بعدِ وصل عدو کہانکی شرم
چھوڑ دو ابتو اس بہانی کو

وہین تابوت ہی مرا بوسی
چومتا تھا جس آستانی کو

صبرِ اغیار تو ہی دل مین آی
آتی ہین پھر وہ آزمانی کو

نامِ دشمن تو کیا مہیا ہو
نقش تقدیر تک مٹانی کو

دیکھ تو جاتی ہین ہم ای ناصح
کس کی کوچی مین خاک اڑانی کو

ابھی توبہ تھی عشق سی نواب
پھر چلی اوس سی دل لگانی کو

ردیف ہاے ہوز

نہ جاے جیح کبھی بھی بلی سی ہما کی ساتھ
وہ خاک ناز کرے ہی خضر خدا کی ساتھ

سوال وصل پر اوس شوخ نازنین نے جواب
دیا تو خوب بگڑ کر مگر ادا کی ساتھ

حیا تو دیکھیے نفرت ہی اپنی جلوے سے
کہ بوے زلف بھی بھیجی ہی تو صبا کی ساتھ

مجھے تو رشک ہی دلبر کہ ہاتھ لپٹا ہی
عجب مزے سے تری گیسوے رسا کی ساتھ

کچھ ایسی جل کی دعا مانگی ہی سوے اثر
چلی ہین لاکھون دعائین مری دعا کی ساتھ

نہ کہیے کچھ نہیں تاثیر نالۂ دل مین
او لٹ گئی ہین کلیجے مرے صدا کی ساتھ

کیا ہی وعدۂ وصلت تو لیتی آنا تم
ضرور صبر کی انداز بھی حیا کی ساتھ

وہ پوچھتے ہین جو مطلب تو سنبھلوای نواب
نکل نہ جاے کہین جان مدعا کی ساتھ

ردیف یای تحتانی

پہلے ہی ہم کی الگ رکہنا مری ناسور سے
انکو تو جنت مین لونگا ہین خشم حور سے

راہِ تاثیر آہِ دشمن کو نہ سوجہی صبح تک
ہم بہت مسرور رہین اپنی شبِ دیجور سے

وصل تو اغیار سی ہوا اور غمزی مجہہ سی ہون
اس طرح کی ناز اوٹہوا اوکسی مزدور سے

گریہ مستی سی میری کیا قیامت آگئی
باب توبہ جو نظر آتی ہین کچہ معمور سے

وہ نہین کہنا ترا وصلتمین یاد آتا ہی ہی
لن ترانی کی صدا آتی ہی جیسے طور سے

ساری کوشش مین ملا نا ہی فرشتے جب گرین
خون کی بوندین ہماری زخم کی انگور سے

پاس سی تو اس طرح ناآشنائی کی نگاہ
اور آنکہین پیار کی پہچان لینا دور سے

گر نہ جائین بجلیان خورشید روشن پہ کہین
دیکہکر آنچل اوٹہانا ساعدِ پرنور سے

ہم تو مرتی ہین جسپر ہم کی ہنی و الو کچہو	پیار کرتی ہو بتونکو تم بھی اس دستور سے
حشر مین ہوگا عجب وہ بھی تماشا جسگھڑی	سامنا ہوگا خدا کا اوس بت مغرور سے
شوقِ دل گھر مین نہ بیچل پر مدد کر راہ تک	دیکھہ ہی لینگی بلاسی ہم کسیکو دور سے
بختِ دشمن کو جگاکر آپ بھی جاگی ہو تم	صاف ظاہر ہی تمہاری نرگسِ مخمور سے
کچھہ تو صدمہ ہی جو اونکی پاس جا سکتی نہین	ورنہ ہم یون بیٹھی رہتی مدتون مجبور سے
رحم کر قربِ حضوری دیکھہ کس حسرت سی ہای	بزم مین ہم دیکھتی ہین اونکو بیٹھی دور سے

چھوڑ بیٹھی جب او سبکو پھر گلہ دشمن سے کیا
چپ رہو نواب اب کیا حاصل اس مذکور سے

تجھہ مین اگر بلا کی ہین سامان ہی ہوی	بیٹھی ہین ہم بھی ای شبِ ہجران اٹھی ہوی

٦٦

رحمت خدا کی پوچھتی پھرتی تھی حشر مین
لخت جگر سی کسکی ہین دامان بھری ہوی

مایوس ہو نہ ذبح کی دم لذت ستم
رکھی ہین پہلوون مین نمکدان بھری ہوی

کیا منہ کہ مجھسی وہ نہین چشم ہو رقیب
لاکھون ہین میری آنکھو مین طوفان بھری ہوی

صد حیف وسیکو چرخ نی پامال کر دیا
جس دل مین تھی جہان کی ارمان بھری ہوی

سینی کو میری چیر کی دیکھا جو بعد مرگ
دل کی جگہ تھی سیکڑون پیکان بھری ہوی

نواب مجکو ڈرہی کسیکی نظر نہو
دیوانون سی ہین یار کی زندان بھری ہوی

آتا ہوا خط بت بیداد گر ملی
گویا خضر ملی جو ہمین نامہ بر ملی

رولون مین اپنی حسرت دل کو ذرا اجل
فرصت دم اخیر مجھی اسقدر ملی

کیا جانی اوسکو صرف کرون مین کہان کہان
فرقت مین تیری مجکو جو کچہہ بہی اثر ملے

لکہی ہین مینی نامی مین عشق کمر کی حال
ممکن نہین کسیکو مرا نامہ سے ملے

گنجایش عدو نہوتا اوسمین ای خدا
جنت بہی گر ملی تو بہی مختصر ملے

ہستی مین تجہ پا نہین ڈہونڈین عدم مین بہی
شاید وہان ہمین شب غم کی سحر ملے

رو با یہ کون شبکو گلی مین تری جو آج
کچہہ خاک مین ملی ہوی لخت جگر ملے

نواب جای تو جو خدا کی جناب مین
لانا بلای عشق وہان جسقدر ملے

پوچہتا ہی یہ مجہی گردش دوران تجہسی
کہ کسیکی بہی کبہی نکلی ہین ارمان تجہسی

خوب رو لون شب غم مین کہ تحمل ہوتا ہی
وصل کی رات بہت دیدہ گریان تجہسی

روز غیرون کی تصور مین پھرا کرتا ہی	کیون نہ شاکی ہون بھلا پھر تری بابت تجھسی
جذب دل خاک بھلا مانون مین احسان ترا	نہوئی ایک بھی مشکل کبھی آسان تجھسی

یار آیا نہ ہی نہ تو آپ مین آیا نواب
نہوی ہونگی نہ ہین دہر مین حیران تجھسی

مری تم پیر کی صدقی بجا تقدیر ہوتی ہی	کہ میری لاش اوسکی راہ مین تشہیر ہوتی ہی
کسی سی ہو لکر بھی گر کوئی تقصیر ہوتی ہی	تو میری ہی لیی اوس جرم کی تعزیر ہوتی ہی
تکلف کونسا ہی نالۂ اغیار مین یارب	کہ ایسی سنگدل کی دل مین بھی تاثیر ہوتی ہی
بنا لیتا ہی پتھر کا کلیجا جب کوئی اپنا	حکایت سختئ ہجران کی تب تحریر ہوتی ہی
زمانی بھر کی حق مین تو جف القلم وارد	مگر میری لیی ہر دم نئی تقدیر ہوتی ہی

قیامت کو بڑہا دو ای فرشتو اور کچہ گر
کہ میری غم کی کیفیت اوسی تحریر ہوتی ہی

کرو نہین شک کس کس کی ہر عالم مین بستی
بغل مین جسکی دیکہا تیری ہی تصویر ہوتی ہی

ادب سی آئین سجدی کی لیی ہادسی کہدو
کہ میری خاک سی کعبی کی اب تعمیر ہوتی ہی

خطا سرزد جو ہوتی ہی تو برسون رہتی ہی نازش
تری مجرم کو ایسی لذت تعزیر ہوتی ہی

بنایا عشق نی یوسف کو ادنی ایک زندانی
مگر خواب محبت کی یہی تعبیر ہوتی ہی

تمہارا نام لیتی تو بہلا اک بات بہی ہوتی
جنازی پر مری کسو اسطی تکبیر ہوتی ہی

اوٹہایا ہی قلم پہر کاتب قدرت نی ہی ہین
سنا ہوگا کہ تیری وصل کی تدبیر ہوتی ہی

نہین سنتا ہی کچہ نواب تیری حشر مین وہ ظالم
برابر جیسی اوس سی روز ہی تقریر ہوتی ہی

ہوا مدہوش جسنی شکل دیکھی [illegible] کی
مری اشک مسلسل ہین کہ لہرین آب گوہر کی

دم دعوای الفت تم جو آئینہ دکھاتی ہو
مگر کچھ فکر کرلی ہوگی دلبین میری ہمسر کی

کبھی ہر کاہی یارب حال کیا مخلوق کا ہوگا
ہوئی مثل شب غم گر درازی روز محشر کی

نہ اوڑ جای کہین تاثیر انداز تکلم سے
قسم تم کہانا نہ بہولی سی بہی تم میری مقدر کی

دہری رہ جاینگی چالاکیان سب تیری اے گردون
پی وصلت جب اوس بت نے کوئی ساعت مقرر کی

جو کہتا ہون کہ میری گھر چلو تو ہنس کی کہتی ہین
نہین فرصت ذرا ابھی ہمکو اب تم راہ لو گھر کی

طواف کوی جانان مین ہون بیخود رآن واعظ
خبر محشر مین مجکو بھی ملی گی حج اکبر کی

نہ دیکھو آئینہ عاشق نہ ہوگی ورنہ تم اپنی
بڑی مشکل پڑی گی چوٹ ہی وہ بھی ابر کی

شبیہین سیکڑون کہینچی ہین یون تو ہر مصور نی
فرہ ہوگا کہینچی تصویر گر تمہسی ستمگر کی

علاج ان وحشتوں کی ہونگی کیا اس سخت جانی مین | یہ چبھی کی کاہیکو میری بن مین نوک نشتر کی

بڑھا اک آن مین عمر رواں سی سو قدم آگی | مری دل سی کوئی پوچھی روانی تیری خنجر کی

وفور حسرت و غم دیکھکر جو تن مصیبت مین | تصور کیا پھری آنکھوں مین صورت روز محشر کی

خرام ناز ہی نی تیری بسمل کر دیا ظالم | یہان کسکو خبر ہی ہا ساقی دور ساغر کی

عبث حیرت ہے ای نواب تمکو زردی رخ کی
ہجوم یاس مین صورت یہی دیکھی ہی اکثر کی

جس سی اوس بت نی آشنائی کی | اوسنی بھی دہر مین خدائی کی

وصل مین منہ چھپای بیٹھی ہین | یہ بھی اک شکل ہے جدائی کی

خاک تک بھی یہان قفس مین نہین | ہی وہان فکر اب رہائی کی

حشر منظور تہا تو پہر یارب
دونون عالم کی کیون صفائی کی

تا ابد مرتی اوس مسیحا پہ
عمر فی ہاے بیوفائی کی

تیری موی کمر فی سوی عدم
ناتوانون کی رہنمائی کی

میری ہی دلسی کوئی پوچہی ہی
قدر میری شکستہ پائی کی

سر تربت بہی میری طالع فی
تیری لانی مین نارسائی کی

آئینہ دیکہکر وہ چاہتی ہین
مجہ سی تعریف خودنمائی کی

تیری ابروسی ہم بہی سیکہین گی
کچہ نہ کچہ طرز کج ادائی کی

کل صفائی ہوئی تہی مدت مین
آج پہر ہے خبر لڑائی کی

وہی صیاد بن گیا اپنا
جس سی امید تہی رہائی کی

کیسی شکوونکی حنا کا اوڑاؤن مین	شکل نکلے اگر صفائی کی
سادہ لوحی تو دیکھ ہی مجکو	تجہ سی امید آشنائی کی

وہی ثواب ہو گیا کافر
دہوم تہی جسکی پارسائی کی

قضا سی کہدو یہ فرقتین اپنی رب کی لیے	کہ چاہتا ہون تجہی مین بھی شب کی شب کی لیے
دم وصال نزاکت سی تم نہ کھینچو آہ	بنی ہی یہ تو فقط مجہ سی جان بلب کی لیے
خفا تو ہوتی ہو پر یہ بھی سوچ رکھو تم	کہ دلمین صبر بھی ہی رنج بی سبب کی لیے
ستم نہ سمجھو تمہی لطف کو تو کیا سمجھون	پسند خاک ہو وہ بات ہو جو سبب کی لیے
وہ خواب ناز سی جھنجلا کی چونک اوٹھی ہا ہا	لیے بھی ہمنے جو بوسی تو کس غضب کی لیے

خراب بوالہوس و کوچہ گرد سودائی / بہت سنی نام ہین ایسی مری لقب کی کئی

نصیب غیر ہون دشنام آپکی صد حیف
یہ کبھی دل ہی مین نواب بی ادب کی ہی

سب امیدین اپنی جب وہ قیامت لیگئی / پیشِ حق ہم بھی تری ملنی کی حسرت لیگئی

روزِ اول مل چکا تھا صبر الوفی مجھی / دیکھکر تجکو فرشتی یہ امانت لیگئی

زلزلہ برپا ہوا زیرِ زمین افسوس ہم / لیگئی دل قبر مین یا ایک آفت لیگئی

رشک سی دم پر بنی اسواسطی دشمن کی گھر / وقتِ آخر اوسکو ہم بھر عیادت لیگئی

ہای دم اوسدم نہ نکلا جب عدو کی قبر پر / تم مجھی روتی ہوی بھر زیارت لیگئی

پوچھ میری دلسی قدر اونکی جو تیری سامنی / ذلتونکی واسطی سو بار عزت لیگئی

موت کو دینا بہت مشکل ہے اپنا نقد جان
ہمتو یہ بازی فقط تیری بدولت لیگئے

ضعف کی قوت بڑھی اتنی کہ وہ سونا ہے
دل میں اپنی جو رہی تھی تاب و طاقت لیگئے

آج وقت جنگ ہم قاتل ہوی لو آگئے
تیری گھر سے جیب و دامن کو سلامت لیگئے

تری کوچے کی ڈالوں سر پر اپنی خاک تھوڑی سی
اسی سے خوش ہو شاید خاطرِ غمناک تھوڑی سی

نکالونگا اسی مدت میں کیا کیا حسرتیں دل سی
کبھی گر وصل کی شب گردشِ افلاک تھوڑی سی

دلِ مظلوم ہی میں رہتی ہی اسد کیا ہوتا
تمنا یوں ہیں رکھتا گر کوئی سفاک تھوڑی سی

اسی سے دیکھیں تجھکو یا الٰہی قدر ہو ہی
ہماری آنکھ محشر تک رہے نمناک تھوڑی سی

علانیہ بہت سی جو پیتی ہم تو کچھ در دی
کبھی پی لی ہی ہم اے چپکے زہر تریاک تھوڑی سی

نرالی ڈھنگ ہوتی اسکی ہر گردش مین ہوتی ۔ فلک کی آب و گل مین عاشقونکی خاک ہو رہی

یہ دست اندازیان نواب دیکھو رنگ لاینگی
ہوئی گر آستین اوس جنگجو کی چاک ہو ٹیسی

تہانہ قتل کرنی کو یہ ظلم و جور ہی ۔ مارا ہی جسنی ہمکو وہ انداز اور ہی
ای آسمان اور کہین جا کہ اب یہان ۔ اک بد بلا کی فتنہ گری کا یہ دور ہی
وعدہ وصال کا نہ کہین ٹل جای جس سی شان ۔ اقرار قتل مین تمہین کیون فکر و غور ہی
آئی ہو منہ بنای لحد پر بتاو تو ۔ کیا اب بہی دل مین کوئی تمنای جور ہی

ہی تجہسی روز موت سی نواب سامنا
نادان زیست کا یہ بہلا کوئی طور ہی

درد کی شدت ادہر دل مین ادہر پہلو مین تھی
رات کو دو طرح کی لذت مری قابو مین تھی

پھر تسکین دل نی لی ہی غنیمت جان کر
وہ جو وقت ناز کچہ جنبش تری ابرو مین تھی

قتل ہی کرنی جو مانع تھی نزاکت وصل کو
اتنی طاقت تو تمہاری ساعد و بازو مین تھی

شرم سی جا کر حنا کا رنگ ہاتھون مین چھپا
اسقدر سرخی دم آخر مری آنسو مین تھی

آشنای بستر غم اب وہی ہی ہر گھڑی
صورت زیبا تمہاری ہای جس پہلو مین تھی

چل نہ اترا ای صبا دم بھر لپٹ کر زلف سے
مدتون چوٹی کی خوشبو میری ہی زانو مین تھی

مجکو حیرت ہی شب ہجران مین کیونکر کٹ گئی
یہ سیاہی تو فقط اوس حور کی گیسو مین تھی

ابتو اک رونگٹی مین ہو گئی جلوہ فروش
پہلی بھی شوخی تھی پر اوس نرگس جادو مین تھی

جان دیتی ہی بنی طول شب فرقت کو آج
سخت جانی مدتون سی گو مری قابو مین تھی

بیقراری کیا اونھین ہوتی کسیکی جان پر | اوسکی شدت تو یہان ہردم مری پہلو مین تھی

مرگئی نواب خلقت تجکو تا دیکھکر
جو بلا تھی ہای ظالم وہ تری آنسو مین تھی

ہای فرقت کی شب بسر نہوئی | نہوئی حشر تک سحر نہوئی
صبح محشر ہی وعدۂ وصلت | کیا قیامت ہی وہ بھی گر نہوئی
قاصد اپنا خدا کی گھر پہنچا | شکر ہے یہ اوسی خبر نہوئی
یہی افسوس ہی قیامت کو | کہ یہ کیفیت اوسکی گھر نہوئی
بخت بد پر مری نصیبون سے | ہای دشمن کی بھی نظر نہوئی
دل لگی کا فراق مین کیونکر | کچھ بھی گر سوزش جگر نہوئی

گریہ غیر کا ہوا احسان ٭ کہ مری خاک در بدر نہ ہوئی
وصل میں سیر کسکی دیکھو گی بیقراری سے مجھے اگر نہ ہوئی
ایسی لذت سے جان دیتی ہیں کہ کسیکی بھی آنکھ تر نہ ہوئی
حسرت غیر بھی رشک یہ ہی یہ بلا میری جان پر نہ ہوئی
غم تو میری طرف ہی کیا غم ہی ساری دنیا اگر ادھر نہ ہوئی
لاکھوں جی سے گئے نہونی پر شکر ہی جو تری کمر نہ ہوئی

عیش وصلت کی ہی دعا نواب
غم میں کمبخت کیا بسر نہ ہوئی

ہل گئی گر ہونٹھ اوسدن بھی تبسم کی لہر حشر میں پھر کون جائی تظلم کی لہر

موت مین گنتی ہین دن یا تو کیا ای نوحہ گر
اشک حسرت کچہ بچا رکہ میری چہلم کی لیی

صرف ہوتا ہی ہی دشمن کی حق مین ہای ہای
منتظر مدت سی تھی ہم جس ترحم کی لیی

اسقدر غیرونسی ہین سرگوشیان کی ہم
اک اشارہ ہی بہت میری توہم کی لیی

آنی گردش میری اختر ہین کہان سی آگئی
ای فلک یہ تو بنی تہی تیری انجم کی لیی

ہای کس گل کا ہون ہین کشتہ کہ میری قبر پر
بلبلونکا روز جمگھٹ ہی ترنم کی لیی

پی چکی ہی سب دوای خامشی ہر چند ہم
صبر رکہ چھوڑا ہی پھر بھی کچہ تکلم کی لیی

تو سر اپنا فی سبیل اللہ دیدی محتسب
بادہ نوشون کو ہی خواہش خشت کی خم کی لیی

کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت نواب پر
آی ہین روز جبر اسکی تظلم کی لیی

کوئی حسرت جو کبھی دل سی نکل جاتی ہی
مژدہ دیتا ہون کہ اب اور بلا آتی ہی

یاد آجاتی ہین جب وصل کی باتین دلکو
یاس کیا کیا شب غم مین ہمین تڑپاتی ہی

میری دلکو تو ہی آرام انھین سی ناصح
کیا کرون خلق اگر نالون سی گھبراتی ہی

گلہ وصل عدو کیون نہ کرون مین اونسی
گو نہ مانین وہ مگر آنکہ تو شرماتی ہی

روکتا ہون مین بہت دلکو مگر نازکی وقت
منہ سی بیساختہ تعریف نکل جاتی ہی

زلف دل پیچ کی دنیا کی ہچی ہی حیرت
کہ تری چہرہ پہ اب کیسلیی بل کھاتی ہی

کچہ خرابی مین نہین چھوڑتی اعدا لیکن
روز بگڑی مری تقدیر سی بن جاتی ہی

رشک ہوتا نہ مجھی تو وہ نہ دیتی دشنام
میری غیرت ہی یہ سب کچہ مجھی سنواتی ہی

حسن اوسکا نہین خالی ہی نمایش سی کبھی
جب بگڑتا ہی تو مشاطہ کی بن آتی ہی

حال نواب عبث دیکھ کی تم ہنستی ہو
کبھی ہوتا ہی جو تقدیر پلٹ جاتی ہی

حسرتین گر نکل گئین دل سی — ہو گی پھر زندگی بھی مشکل سی

ایک ہی آہ اوس کی بسمل سی — پھر گئی خلق کوی قاتل سی

میری ہی دل سی کوئی پوچھی ہای — چاہتا ہون اوسی مین جس دل سی

اب یہ رونی مین رہگئی تاثیر — اوٹھ گئی ہنس کی وہ بھی محفل سی

ہی دم واپسین مین جو لذت — کوئی پوچھی وہ تیری بسمل سی

شور تھا میری جان دینی پر — مرحبا کا زبان قاتل سی

آج کیا ہی جو حضرت ناصح — اوسکی در پر کھڑی ہین سائل سی

فکر ہی حسرتین نکلنی کے
آہ نکلی گی کس طرح دل سی

قیس لیلی کی سمت رخ نکری
ہنس کی جھانکی اگر وہ محمل سی

کیسی شکوی بیان نہ نکلی گی
آہ تک بھی زبانِ بسمل سی

حشر کو دیکھکر یہ سمجھی ہم
خلق آتی ہی کوی قاتل سی

وہی دل خاک مین ملاتی ہے
جسکو پیدا کیا ہی مشکل سی

ایک ہی وعدۂ دروغ ہای ہی
حسرتین سب نکل گئین دل سی

کیون نہو گھیرین حشر مین کاسان
مجکو لاتی ہین اسکی محفل سی

تھا بہت شوق کعبہ ای نواب
پھر گئی تم تو پچھلی منزل سے

تانجانی اوس پری کا تو نی دیوانا مجھی
فرض ہی قبر عدو پر ایک دن جانا مجھی

وہ مجھی سمجھا رہا تھا ہای تم کیون آگئی
جس سی لازم ہوگیا ناصح کو سمجھانا مجھی

وحشتون نی ہاتھ توڑی کیا گرد ہای نگاہای
وصل کی شب ہی کسیکی زلف سلجھانا مجھی

لاکہ قصر خلد گر ملجائینگی روز جزا
یاد آئیگا یہ اپنا پھر بھی ویرانا مجھی

مرکی بھی ہرگز نہ بھولیگا کبھی تا روز حشر
نازسی وہ ہمرہ غیر آپکا آنا مجھی

جان دون جاین وقت جانان ہین تو ای دوستو
اشک حسرت عاشقونسی لیکی نہلانا مجھی

شوق سجدہ کی ہی فرمایش کہ چل بھی تم بن
رشک سی دل ڈرکی کہتا ہی نہ لیجانا مجھی

سچ تو نواب ہاتھ آتی ہی یہ نعمت کسی
چاہیی فرقت مین خوش ہو ہو کی غم کھانا مجھی

انتظار و رشک کی یون تیغ و خنجر تو نہ تھی
غیر پر سب کچھ یہ بھی ظلم تھی پر تو نہ تھی

کس طرح لیتا دیت مین شاہدان خلد کو
شوخ تھی وہ بھی مگر تمسی ستمگر تو نہ تھی

نوچ ڈالی پنجۂ وحشت نی تو کیا ہو گیا
تار ہای جیب کچھ زلف معنبر تو نہ تھی

کس گنہ پر خاکسارونکو ملایا خاک مین
سخت جان تھی ایک لیکن تیری ہمسر تو نہ تھی

فخر جب کرتا ہون نالون پر تو ہنسکر کہتے ہین
نالہ ہای زار مین آشوب محشر تو نہ تھی

کہتی ہین مرجاوگی تو ہم ملینگی حشر مین
منتظر وعدی تمہاری ہای اس پر تو نہ تھی

تم عبث بچتی تھی اوس صیاد کی چنگون سی
تیر تھی نواب کچھ مژگان کی خنجر تو نہ تھی

جب کبھی شام وقت آتی ہی
اک زمانی پہ آفت آتی ہی

طرز رفتار بھول جاؤ تم
سنتی ہین ہم قیامت آتی ہے

عشق کی رنگ تو مجھی سی پوچھ
یون تو سبکی طبیعت آتی ہے

تھام لینا ذرا کلیجے کو
دیکھو وہ میری تربت آتی ہے

قصد گریہ نہ کیجیین نواب
لوگ کہتی ہین آفت آتی ہی

یا الٰہی فرقت جانان ہین لذت کی لیی
دل نیا ملجای مانگون جس مصیبت کی لیی

میری طالع اونکی گیسو مین پھانسی آگئی
یہ سیاہی تو بنی تھی شام فرقت کی لیی

دوست کہون کیونکر انکو اپنی ہین جہان
آفتین دنیا کی آتی ہین زیارت کی لیی

موت آتی کیا رقیبونکو ذرا پوچھی کوئی
آتی ہین جو آج وہ میری عیادت کی لیی

فکر تو ہرگز نہ کر درد جگر کی چارہ گر — کوئی ہمدم تو رہے دل کی رفاقت کیلیے

مرگیا ہوں عشق میں اک حور کی ایذا کو — چاہیے دنیا میں جنت میری تربت کیلیے

رشک میں اگر نہ منظورِ خدا ہوتا تو پھر — کیوں بناتا عشق کو وہ ساری خلقت کیلیے

میری ہی حق میں ہے یہی صرف وقت وصل یار — دن یہ مانگی تھیں دعائیں حشر تک کی کیلیے

سیر ہم تمکو دکھائینگے سر محفل کبھی — مل گیا موقع اگر کوئی شرارت کیلیے

فاتحہ پڑھ لو تمہیں نواب قبر غیر پر
اس جگہ پھر کون آئیگا زیارت کیلیے

متفرقات

دو ظلم بھی اسکی نہ اوٹھائی گئی نواب — بیڑا تم اسی سینہ پہ اوٹھاتی تھی وفا کا

دیگر

موت میری نگاہ کی عمر جاودانی ہی کہ آج
مر گیا دہشت سی دشمن مجھکو بسمل دیکھکر

دیگر

جفای چرخ سی اتنا تو ہوگیا معلوم
کہ شاہدون کی سو ظلم دوستا وبہی ہین

دیگر

اسد جانی خلق کو کیا کچھ سناتی ہم
واعظ کی منہ مین ہای ہماری زبان نہین

دیگر

مرتی دم بھی یہی رہا افسوس ❊
کس سی اوٹھین گی ناز قاتل کی

دیگر

پہلی جو کبھی ہمسی ملاقات نہوتی — تو آپ مین دل لینی کی بھی گھات نہوتی
ہوتا جو کہین روز ازل روز جدائی — تو ہوتی قیامت بھی مگر رات نہوتی

دیگر

آہ کھینچون صدمۂ فرقت سی مین کیا ذکر ہی — یہ فقط حیلہ ہی تیری رحم آنی کی ہی

قطعات تاریخ طبع

تاریخ منشی سید محمد اسمعیل حسین منیر

مطبوع کلام قبلهٔ عالم شد — سرگرم ستایشش چه زهاد چه رند
هاتف خوش گفت سال طبعش بمنیر — دیوان جدید بوجه چشم یوسف هند
۱۲۹۶

تاریخ منشی گوبند پرشاد صبا

نواب جهان کلب علیخان بهادر — اوصاف کمالش بود از نقص منزه
دیوان نوی ساخت مرتب که بخوبی — با مصحف رخسار حسینان بود آشـ
بنوشت صبا مصرع سال از پی طبعش — گل کرد بهار نوی از طبع شهنشه
۱۲۹۶

تاریخ آغا علی نقی غشی